جلد ۳ جون ۱۹۶۲ء شمارہ ٦

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ چندہ: پانچ روپے
قیمت فی پرچہ: آٹھ آنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

جون سنہ ۱۹۶۲ء

(ایڈیٹر)

مسعود احمد دہلوی

سالانہ چندہ :- پانچ روپے ؛ فی پرچہ :- پچاس پیسے

فہرست مضامین

طابع و ناشر :۔ محمد ابراہیم ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :۔ دفتر ماہنامہ "انصار اللہ"
(دارالصدر جنوبی ۔ ربوہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳ | ماہنامہ انصار اللہ ربوہ | شمارہ ۶

(۱۵؍جون ۱۹۶۲ء)

مسیح پاکؑ کا ایک عظیم الشّان تجدیدی کارنامہ

ختمِ نبوّت کی حقیقت کا مہتم بالشّان اظہار

انیسویں صدی کے وسط تک اسلام نکبت و ادبار اور زوال و اضمحلال کی جس حالت کو پہنچ چکا تھا اُس کا سب سے زیادہ تاریک پہلو یہ تھا کہ جہاں اُس کے ضعف اور اُس کی کمزور حالت سے فائدہ اٹھا کر مختلف مذاہب چاروں طرف سے اُس پر حملہ آور تھے وہاں مسلمانوں نے رفتہ رفتہ ایسے عقائد اختیار کر لئے تھے جو اس کے ضعف و اضمحلال میں اضافہ کا موجب بنے ہوئے تھے۔ اُن کے اِن عقائد سے ہی فائدہ اٹھا کر دوسرے مذاہب اسلام پر حملہ آور ہونے میں دن بدن دلیر ہوتے جا رہے تھے اور اُن کے ان زود آور حملوں میں برابر اضافہ ہو رہا تھا۔ گہری مایوسی اور بے چارگی کے اس عالم میں محسوس یوں ہوتا تھا کہ اسلام ایک درماندہ اور نحیف و نزار مریض کی طرح زندگی کے آخری سانس پورے کر رہا ہے۔ اسلام پر حملہ آور مذاہب میں سے عیسائیت سب سے زیادہ پیش پیش تھی اور اُس کے منادوں نے جو ٹڈی دل کی طرح دنیا پر چھائے ہوئے تھے مسلمانوں کو یہ باور کرانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی کہ اسلام ہی اُن کے عبرتناک تنزّل کا ذمہ دار ہے، جب تک وہ اسلام کو خیرباد نہیں کہیں گے وہ قعرِ مذلّت سے نہ نکل سکیں گے۔

وہ غیر اسلامی عقائد اور بعض عقائدِ صحیحہ کی غلط توجیہات جن سے فائدہ اٹھا کر عیسائی اسلام پر حملہ آور

تھے اُن میں سے ایک تو حیاتِ مسیح کا عقیدہ تھا، دوسرے ختم نبوّت سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کی وہ عجیب و غریب توجیہہ تھی جسے مرورِ زمانہ کے باعث مسلمانوں نے اختیار کر لیا تھا۔ اوّل الذکر غیر اسلامی عقیدہ سے عیسائی پادری یہ ثابت کرتے تھے کہ گویا مسیح علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح افضل ہیں جس طرح ایک زندہ مُردہ سے افضل ہوتا ہے۔ اور مؤخر الذکر صحیح عقیدہ کی غلط توجیہہ کے نتیجہ میں انہوں نے اس امر پر زور دینے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالا تھا کہ نعوذ باللہ اسلام ایک مُردہ مذہب ہے جس میں روحانی فیوض کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ عین اُس زمانہ میں جبکہ اسلام ہر چہار اطراف سے نرغہ میں پھنسا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں میں سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود کے منصب پر فائز کر کے دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر از روئے روایت و درایت نہایت زبردست اور محکم دلائل کے ذریعہ مسیح علیہ السلام کا وفات یافتہ ہونا ثابت کیا نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان منصبِ ختم نبوّت کی اصل اور حقیقی تشریح جسے مرورِ زمانہ سے مسلمان بھلا بیٹھے تھے از سرِ نو دنیا کے سامنے پیش کی اور اِس طرح جملہ انبیاء اور جملہ ادیان کے بالمقابل صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا، قرآن کا زندہ کتاب ہونا اور اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت کیا اور اِس امر کے ایک زندہ و تابندہ ثبوت کے طور پر اپنے وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی حیثیت سے پیش فرمایا۔ امروزہ صحبت میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام اور ختم نبوّت کے رفیع الشان منصب کی اُس حقیقی تشریح کو پیش کرتے ہیں جسے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اِس زمانہ میں از سرِ نو پیش فرما کر عیسائیت کے سحر کو ہمیشہ ہمیش کے لئے باطل کر دکھایا اور اسلام کو اِس شان سے دنیا میں سر بلند فرمایا کہ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ کا ایمان افروز منظر آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

جس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام مبعوث ہوئے اُس وقت مسلمان آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ میں بیان کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع الشان منصبِ ختم نبوّت کی ایک ایسی توجیہہ کو اپنا بیٹھے تھے جس سے حضورؐ کی کسرِ شان لازم آتی تھی۔ اُن کا نظریہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپؐ کے بعد ہر قسم کی نبوّت کا دروازہ کلّی طور پر بند ہو چکا ہے آئندہ کے لئے کوئی شخص کسی صورت اور کسی حالت میں بھی نبوّت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ جو نبی آنے تھے

وہ سب کے سب آپؐ کی بعثت سے قبل آ چکے - آپؐ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا - نہ صرف یہ کہ دوسری اُمتوں میں سے کسی فرد کو نبوّت کا مقام نہیں ملے گا بلکہ خود اُمتِ محمدیہ (جو خدائی فرمان کے مطابق خیر الامت ہے) کے افراد بھی اب اِس نعمت کے حصول سے یکسر محروم و بے نصیب ہیں - سو گویا اُن کی اِس توجیہہ کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے نبوّت کی تمام نہریں ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو چکی ہیں، نہ صرف غیر قوموں اور اُمتوں کے لئے بلکہ خود آپؐ کی اپنی اُمت کے افراد کے لئے بھی - ایک طرف انقطاعِ نبوّت میں کلیت پر اتنا زور تھا اور دوسری طرف وہ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو آسمان پر زندہ موجود ہیں اور غیر اُمت کے بلاواسطہ نبی ہیں جن کا پیغام صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا اور محض ایک مخصوص وقت اور زمانے کے لئے تھا اب دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اُس اُمتِ مُسلمہ کی اصلاح فرمائیں گے جسے قرآن مجید میں خیر الامت قرار دیا گیا ہے جو اپنے نبیٔ متبوع افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمگیر اور قیامت تک قائم و نافذ رہنے والے پیغام کی حامل ہے - اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام کے دوبارہ مبعوث ہونے سے "ختمِ نبوّت" میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا ـــــ ختمِ نبوّت کا یہ تھا وہ تصور جو اُس وقت مسلمانوں میں رائج تھا - اوّلاً تو اِس میں صریح تضاد پایا جاتا تھا کیونکہ ایک طرف اِس میں نبوّت کے کلی انقطاع پر زور دیا گیا تھا اور دوسری طرف ایک غیر اُمت کے نبی کو دوبارہ اِس دنیا میں لا کر اس انقطاع کی نفی کی گئی تھی - ثانیاً اِس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان لازم آتی تھی، ایک اِس لحاظ سے کہ نعوذ باللہ آپؐ نے دنیا میں فیضانِ الٰہی کو ہمیشہ ہمیش کے لئے بند کر دیا، دوسرے اِس لحاظ سے کہ ضرورت کے وقت میں آپؐ کی اُمت کو خیر الامت ہونے کے باوجود ایک غیر قوم کے نبی کا زیرِ بارِ احسان اور مرہونِ منت ہونا پڑتا تھا - اِس نظریہ کے یہی وہ دو انتہائی کمزور اور باہم مخالف و متضاد پہلو تھے جنہیں عیسائی اپنے رنگ میں استعمال (ایکسپلائٹ exploit) کر کے نعوذ باللہ اسلام کو ایک مُردہ مذہب ثابت کر رہے تھے اور مسلمانوں کو یہ کہہ کہہ کر ورغلا رہے تھے کہ اگر حیاتِ ابدی چاہتے ہو تو مسیح کی غلامی میں آؤ، خود اپنے عقیدہ کی رُو سے تم نے آخر اُسی کی غلامی میں آنا ہے، ابھی کیوں نہیں اسے اپنا نجات دہندہ تسلیم کر کے ابدی نجات کے وارث بن جاتے -

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی حیثیت سے آنحضورؐ ہی کی اتباع کی برکت اور عظیم الشان فیضان کے نتیجہ میں آنحضورؐ ہی کے لائے ہوئے آخری دین کی سربلندی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے دیگر تجدیدی کارناموں کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقامِ ختمِ نبوّت کی اصل حقیقت کو ایک دفعہ پھر نہایت مہتم بالشان طریق پر آشکار فرمایا - آپ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے، آنحضورؐ کے وجود با جود پر بلاواسطہ قائم ہونے والے سلسلۂ انبیاء کے ختم ہونے اور اِس لحاظ سے بہرطور آنحضورؐ کے آخری نبی ہونے پر بہت زور دیا اور اِس کے منکر کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج ٹھہرایا۔ آپ نے اِن سب امور کا اپنی تصانیف میں اِس شد و مد کے ساتھ بتکرار اعادہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کی ابدی صداقت ایک زندہ و تابندہ حقیقت کے طور پر اجاگر ہوئے بغیر نہ رہی۔ جہاں تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس رفیع الشان اور عدیم المثال مقام کی تشریح اور وضاحت کا تعلق تھا آپ نے آیت خاتم النبیین اور قرآن مجید کی دیگر متعدد آیات نیز احادیثِ نبوی اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں واضح فرمایا کہ آنحضورؐ پر نبوت دو طرح سے ختم ہوئی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ:۔

(۱) جمیع کمالاتِ نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مختلف انبیاء علیہم السلام کو ودیعت کئے گئے تھے یعنی نبوت کا کوئی کمال کسی نبی کو عطا ہوا تھا اور کوئی کمال کسی نبی کو بحیثیتِ مجموعی وہ تمام کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و الاصفات میں بیک وقت مجتمع ہو کر علو و ارتفاع اور عروج و ارتقاء کے انتہائی نقطہ پر پہنچ گئے۔ اس طرح تمام کمالاتِ نبوت آنحضورؐ پر ختم ہو گئے۔ نبوت کا کوئی ایک کمال بھی ایسا باقی نہ رہا کہ جو پوری شان کے ساتھ آنحضورؐ میں جلوہ گر نہ ہوا ہو۔ چنانچہ کمالاتِ نبوت کے اس شان کے ساتھ آنحضورؐ پر ختم ہو جانے کی وجہ سے ہی یہ مستلزم ٹھہرا کہ آنحضورؐ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ، بہتر و برتر اور سب کے سردار و قافلہ سالار ہیں۔ اور چونکہ اِس مرتبہ و شان اور اِس بلند ترین مقام کا حامل نہ پہلے کوئی ہوا تھا اور نہ آئندہ ہونا تھا اس لئے آنحضرتؐ اوّلین و آخرین سب کے سردار ہیں اور قیامت تک صرف اور صرف آنحضرتؐ کی ہی نبوت ممتد ہے اور قیامت تک کے لئے بقائے دوام آنحضرتؐ ہی کی اُمت کو حاصل ہے اور اِسی بنا پر وہ خیر الامم ہے۔

(۲) اب چونکہ آنحضرتؐ پر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے اِس لئے ضروری تھا کہ قیامت تک کے لئے سب نبیوں سے بڑھ کر فیض رساں وجود آنحضرتؐ کا ہی وجود ہو۔ اور نبیوں کا فیض تو اُن کے اپنے زمانے تک محدود تھا لیکن آنحضرتؐ کے فیض کے لئے مقدر کر دیا گیا کہ اس کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور لوگوں کو ہر مرتبہ اور مقام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آئندہ آپؐ ہی کی اتباع اور آپؐ ہی کے توسط سے ملے۔ پہلے شریعت لانے والے اور بغیر شریعت کے مبعوث ہونے والے ہر دو قسم کے انبیاء مستقل طور پر یعنی کسی سابقہ نبیٔ متبوع کے سہارے کے بغیر بلاواسطہ خلعتِ نبوت سے نوازے جاتے تھے۔ اِن دونوں قسم کے انبیاء کا سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کر دیا گیا

اور اس لئے ختم کر دیا گیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رفیع الشان نبی اور قرآن جیسی کامل شریعت کے بعد اس عالی مرتبت نبی اور اس کی لائی ہوئی کامل شریعت کی فیض رسانی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنا تھا۔ لہٰذا آئندہ کے لئے وہ تمام انعامات جو گزشتہ اُمتوں کے افراد کو بلا واسطہ یعنی براہِ راست ملتے تھے وہ اِس عالی مرتبت نبیؐ اور اِس کامل شریعت کی کامل اتّباع اور پیروی کے ساتھ خاص کر دیئے گئے۔ یعنی نبوت اِن معنوں کے لحاظ سے ختم ہو گئی کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے یا جو نئی شریعت تو نہ لائے لیکن اس کا دعویٰ یہ ہو کہ اسے یہ مقام سابقہ انبیاء کی طرح بلا واسطہ ملا ہے۔ لیکن نبوّت اِن معنوں کی رُو سے ختم نہیں ہوئی کہ ایسا غیر تشریعی نبی آسکتا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع کی برکت سے یہ مقام ملا ہو۔ یعنی وہ مقامِ نبوّت پر فائز ہونے کے باوجود آپؐ ہی کا اُمتی اور آپؐ ہی کی شریعت کا خادم ہو۔ اُس کا آنا ختمِ نبوّت کے منافی نہیں، کیونکہ ایسا نبی آپؐ ہی کے تابعِ فرمان ہوتے ہوئے آپؐ ہی کا ظِل اور بروز ہے اور اس کی نبوت آپؐ ہی کی نبوت کا ایک پرتو یا آپؐ ہی کی نبوت کی یہ پیرایۂ جدید تجلّی ہے۔ اُس کی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضرتؐ کی نبوت سے کسی صورت بھی علیحدہ یا غیر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی لئے ایسا نبی کسی لحاظ سے بھی ختمِ نبوت میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ البتہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا شخص جسے بغیر اتباعِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقامِ نبوّت پر فائز ہونے کا ادعا ہو وہ ضرور خلل انداز ہوگا اور اس کا دعویٰ یقیناً ختمِ نبوت کے منافی ہوگا کیونکہ ہر قسم کی نبوّت خواہ وہ تشریعی نبوّت ہو یا بلا واسطہ ملنے والی غیر تشریعی نبوّت اب بند ہو چکی ہے۔ نبوت کی صرف ایک ہی قسم ہے جو جاری ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع اور پیروی کی برکت اور آپؐ کے افاضۂ روحانیہ کے واسطہ سے ملنے والی غیر تشریعی اُمتی نبوّت ہے جسے حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے براہِ راست ملنے والی جملہ سابقہ نبوّتوں سے ممیّز کرنے کے لئے ظلّی، بروزی، یا غیر مستقل نبوت کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے اور پہلی نبوّتوں سے ایک الگ قسم کی نبوّت قرار دیا ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس لحاظ سے نبوت بند ہوئی ہے وہ تشریعی نبوّت اور بلا واسطہ ملنے والی غیر تشریعی نبوت ہے اور ایک دوسرے لحاظ سے نبوّت کا انعام جاری ہوا ہے اور وہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں بعض افرادِ اُمّت کا ظلّی طور پر غیر تشریعی نبوّت کے منصب پر فائز ہونا۔ اور ان دونوں حالتوں میں اگر دیکھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں کیونکہ نبوّت کی مؤخر الذکر قسم ظلّی نبوّت ہوتے ہوئے آنحضرتؐ کی نبوّت سے علیحدہ کوئی مستقل وجود نہیں رکھتی، وہ آنحضرت ہی کی نبوّت کا ظلّ اور آپؐ ہی کی نبوت کی ایک تجلّی ہے۔ اگر اِن معنوں کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا فیض جاری نہ مانا جائے تو اس میں آپؐ کی کسرِ شان ہے کہ گویا آپ نعوذ باللہ اپنی اُمت کو آسمانی فیوض و برکات سے محروم

کرنے اور انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو غیر امّت کے نبی ہیں اور بلا واسطہ منصبِ نبوّت پر فائز ہیں دستِ نگر بنانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا تا قیامت جاری رہنا اور بعض افرادِ امّت کا آپؐ کی اتّباع اور پیروی کی برکت سے بالواسطہ طور پر کمالاتِ نبوّت سے سرفراز ہونا آپؐ کے زندہ نبی ہونے اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر دال ہے اور خاتم النبیّین کے عدیم المثال مقام پر فائز ہونے کی حیثیت میں یہی وہ امتیازی فخر ہے جو آپؐ کو جملہ انبیاء پر حاصل ہے۔ یہ وہ فخر ہے جس میں کوئی نبی بھی آپؐ کا شریک نہیں۔ آپؐ ہی منفرد حیثیت میں اس شان کے نبی ہیں کہ آپؐ کے آنے سے براہِ راست ملنے والی ہر قسم کی مستقل نبوّت کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو کر کمالاتِ نبوت کا حصول صرف اور صرف آپؐ کے امتیوں کے لئے آپؐ کی کامل اتباع اور پیروی کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے۔
حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے رفیع الشان مقام ختم نبوت کی اصل حقیقت کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں از سرِ نو واضح فرمایا ہے اور بالاختصار ختم نبوت کی یہی وہ تشریح ہے جس کے آگے مروجہ عیسائیت کا تمام سحر باطل ہو کر رہ جاتا ہے اور وہ احمدیوں کے سامنے آنے کی تاب نہیں لاسکتے۔

آیت خاتم النبیین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقام ختم نبوت کی مذکورہ بالا تشریح جو حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے بیان فرمائی کوئی نئی یا نرالی تشریح نہیں تھی۔ یہ وہی تشریح تھی جو ائمہ سلف اور بزرگانِ دین بیان کرتے چلے آئے تھے اور جسے مرورِ زمانہ کے باعث مسلمانوں نے بھلا دیا تھا۔ آپ نے تو انہیں صرف بھولا ہوا سبق یاد دلایا اپنے پاس سے کوئی نئی بات ایجاد نہیں کی۔ چنانچہ ہم ائمہ سلف کے بے شمار حوالوں میں سے چند حوالے یہاں درج کرتے ہیں۔ عالمِ اسلام کے مسلّمہ و ممتاز بزرگ اور نہایت درجہ بلند پایہ اور جیّد عالم حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ آج سے ساڑھے سات سَو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِیْ اِنْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا ھِیَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ لَا مَقَامُھَا
فَلَا شَرْعَ یَکُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ شَرْعِہٖ

نبوت کی وہ قسم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وجود سے بند ہو گئی ہے وہ صرف شریعت
والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس آئندہ کوئی
ایسی شریعت نہیں آسکتی جو آپؐ کی شریعت کے
کسی حکم کو منسوخ کرے یا آپؐ کی لائی ہوئی شریعت

حُكْمًا اٰخَرَ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ اَيْ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِيْ۔"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ طبع مصر)

میں کوئی حکم زیادہ کرے۔ اور یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ اب رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے خلاف ہے بلکہ جب بھی کوئی نبی آئے گا تو وہ میری ہی شریعت کے تابع ہوگا۔"

پھر اسی مضمون کے متعلق اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

اَلنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَاِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ طبع مصر)

نبوت دنیا میں قیامت کے دن تک جاری ہے اگرچہ شریعت کا نزول ختم ہو چکا ہے۔ پس شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

نیز حضرت امام عبدالوہاب الشعرانی علیہ الرحمۃ (وفات سنہ ۹۷۶ھ) فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ تَرْتَفِعْ اِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۵)

بے شک مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف تشریعی نبوت اُٹھی ہے۔

اسی طرح گیارھویں صدی ہجری میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

حصولِ کمالاتِ نبوت مر تابعان را بطریقِ تبعیت و وراثت بعد از بعثتِ خاتم الرسل علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیتِ او نیست فلا تکن من الممترین۔

(مکتوباتِ احمدیہ جلد ۱ مکتوب ۲۷۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لئے آپ کی پیروی میں اور آپ کے روحانی ورثہ کے طور پر نبوت کے کمالات کا حاصل کرنا آپ کی ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ پس تم اس معاملہ میں ہرگز شک کرنے والے لوگوں میں سے مت ہو۔

کیا یہ نظریہ قریباً وہی نظریہ نہیں ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ کیا آپ نے اس کے سوا کچھ اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بیشک شریعت والی نبوت اور بلاواسطہ حاصل ہونے والی نبوتِ مستقلہ کا دروازہ تو ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے اور نبوت ان معنوں کے لحاظ سے قیامت

تک کے لئے منقطع ہو چکی ہے مگر جو نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور آپؐ کی پیروی کی برکت سے روحانی ورثہ کے طور پر ملتی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کے خلاف یا اس سے علیحدہ کوئی مستقل وجود نہیں رکھتی اس کا دروازہ ہرگز بند نہیں بلکہ یہ وہ نبوّت ہے جس سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی ارفع شان اور انتہائی بلند مقام کا ثبوت ملتا ہے کہ آپؐ کے خادم اور شاگرد بھی آپؐ سے اکتسابِ فیض کر کے نبوّت کا درجہ پا سکتے ہیں اور اس طرح آپؐ کا وجود قاطع فیض نہیں بلکہ سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر فیض رساں وجود ثابت ہوتا ہے۔

پس یہ الزام کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کی اتباع میں جماعتِ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوّت کی منکر ہے سراسر غلط اور بے بنیاد الزام ہے۔ آپ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عدیم المثال مقام کو جزوِ ایمان قرار دیا ہے اور اس کے منکر کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج ٹھہرایا ہے۔ آپ نے بنیادی طور پر اس کی وہی تشریح بیان فرمائی ہے جو آپ سے پہلے ائمہ سلف کے نزدیک مسلّم تھی۔ آپ نے جو دعویٰ فرمایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عدیم المثال مقام کے تابع ہو کر ہی فرمایا۔ اس سے آنحضرتؐ کے خاتم النبیین ہونے میں قطعاً کوئی خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ آنحضرتؐ کے اس عدیم المثال منصب کی عظمت و شان کا اظہار ہوتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقامِ ختمِ نبوّت کی عظمت و اہمیت کو اس کی پوری تفصیلات کے ساتھ سمجھنا اور پھر اس کے مطابق اعمال بجا لانا ازبس ضروری ہے کیونکہ افرادِ امّت کی روحانی ترقی کا تمام تر راز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عدیم المثال مقام کی اصل حقیقت کو سمجھنے میں ہی مضمر ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی بعثت کی اصل غرض بھی یہی تھی کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انتہائی بلند مقام کی اصل حقیقت کو آشکار کر کے افرادِ امّت کو ایسی راہ پر گامزن کر دکھائیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ باجود سے اکتسابِ فیض کر کے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرنے کے قابل بن سکیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بنا سکیں۔ چنانچہ آپؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ خاتم النبیین کی حقیقت آشکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

> "ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لئے خدا نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوّتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعے قائم کی ہیں۔"
>
> (الحکم ۱۰ راگست ۱۹۰۲ء)

اسی لئے آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ محض زبان سے ہی اس بات کا اقرار نہ کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبیین ہیں بلکہ ایسے اعمال بجا لاؤ کہ جو اس امر کی گواہی دینے والے ہوں کہ فی الواقعہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی یقین اور بصیرت کے ساتھ خاتم النبیین مانتے ہو اور آنحضور سے اکتسابِ فیض کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرنے کے متمنی ہو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختمِ نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو ..... اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپ کے طرزِ عمل اور نقشِ قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری اِن بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی خدا تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے۔" (الحکم ۱۰ راگست سنہ ۱۹۰۲ء)

اِس سے آپ کی مراد یہی تھی کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ باجود کی فیض رسانی کی بے اندازہ وسعت سے اطلاع پا کر اور اپنے مقامِ خیرالامت سے آگاہ ہو کر ایسے اعمال بجا لائیں کہ وہ صحیح معنوں میں حضرت خاتم النبیین کے پَیرو بن سکیں اور حقیقی طور پر خیرالامت میں شمولیت کے شرف سے بہرہ ور ہو سکیں۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خود اپنی تربیت اور دوسروں کی ہدایت کے نقطۂ نگاہ سے ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السّلام کی اُن بیش بہا تحریرات کا جن میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ خاتم النبیین کی اصل حقیقت کو آشکار فرمایا ہے بار بار مطالعہ کریں اور انہیں زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائیں تاکہ نہ صرف ہمارے اپنے وجود پر ایک انقلاب وارد ہو بلکہ یہ دنیا ایک عظیم الشان روحانی انقلاب سے ہمکنار ہو کر بیک زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے۔ چنانچہ اسی غرض کے پیشِ نظر ہم اِس شمارہ میں ایک خاص ترتیب کے ساتھ آپ کی تحریرات کے چیدہ چیدہ اقتباسات شائع کر رہے ہیں۔ پہلے وہ اقتباسات درج کئے گئے ہیں جنمیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے عقیدۂ ختمِ نبوت کی قطعیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اِس کے بعد اُن تفصیلی اقتباسات کو جگہ دی گئی ہے جن میں آپ نے مقامِ خاتم النبیین کی اصل حقیقت کو آشکار فرمایا ہے۔ آخر میں وہ اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے گئے ہیں جن میں آپ نے اپنے دعویٰ ماموریت کی مخصوص نوعیت کو واضح کر کے ثابت فرمایا ہے کہ آپ کا یہ دعویٰ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کے منافی نہیں بلکہ اس کی اصل رُوح کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ جہاں وہ کُل جہان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ خاتم النبیین کی عظمت وشان

اور اُس کی اصل حقیقت کو سمجھنے کی توفیق بخشے وہاں ہم کو جنہیں اُس نے اپنے مسیح پاک کے ذریعہ آنحضور کے رفیع الشان مقام کی معرفت سے حصّہ وافر عطا فرمایا ہے ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتّباع کے نتیجہ میں آنحضور کے توسّط سے ہمیں مقرّبانِ الٰہی میں شمولیت کا شرف دلانے والے ہوں تا دنیا ہمارے وجودوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور انوار و برکات کی عظیم الشان تاثیرات کا مشاہدہ کر کے آپؐ کے غلاموں میں شمولیت کا شرف حاصل کرتی چلی جائے یہاں تک کہ یہ دنیا تمام تر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے والوں ہی سے آباد نظر آنے لگے۔ آمین اللّٰھم آمین ⁂

ہمارا مسلک

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی قطعیت

اور

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام

ذیل میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن تحریرات کے بعض اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جن میں آپ نے عقیدۂ ختمِ نبوّت کی قطعیت پر زور دیا ہے۔ یہ تحریرات اِس امر پر شاہدِ ناطق ہیں کہ آپ عقیدۂ ختمِ نبوّت کو جُزوِ ایمان سمجھتے تھے اسی لئے آپ نے ختمِ نبوّت کے منکر کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرنے کا تعلق ہے آپ فرماتے ہیں، ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصّہ بھی دوسرے نہیں مانتے۔ بنا بریں یہ الزام کہ نعوذ باللہ جماعتِ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ ختمِ نبوّت کی منکر ہے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے اور ایک افترا کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

۱۔ ”یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچّا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے خاتم النبیین نہیں مانتا کچھ نہیں۔“ (الحکم ۱۰/اگست ۱۹۰۲ء)

۲۔ ”ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اِس عالمِ گذران سے کُوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔“ (ازالہ اوہام حصّہ اوّل ص ۱۳۷)

۳۔ ”مَیں جناب خاتم الانبیاء کی ختمِ نبوّت کا قائل ہوں اور جو شخص ختمِ نبوّت کا منکر ہو اُس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں۔“

(تقریر واجب الاعلان ص ۵)

۴۔ "وَنَعْتَقِدُ اَنَّ رَسُوْلَنَا خَیْرُ الرُّسُلِ وَ اَفْضَلُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَفْضَلُ مِنْ کُلِّ یَاْتِیْ وَخَلَا۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۸۷)

اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول (سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام رسولوں سے بہتر اور سب رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ اور افضل ہیں ہر ایسے انسان سے جو آئندہ آئے اور جو گزر چکا۔

۵۔ "مجھے اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔"
(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

۶۔ "وَبِعِزَّةِ اللّٰهِ وَجَلَالِهٖ اِنِّیْ مُؤْمِنٌ مُسْلِمٌ وَاُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِکَتِهٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَبِاَنَّ رَسُوْلَنَا مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔" (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۸)

مجھ کو خدا کی عزّت و جلال کی قسم ہے کہ مَیں مومن مسلمان ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں پر اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور مَیں ایمان رکھتا ہوں اِس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔

۷۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَکُتُبِهٖ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاٰثَرْنَا الْقُرْاٰنَ کِتَابًا وَمُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَلَا نَدَّعِی النُّبُوَّةَ وَلَا نَدَّعِیْ نَسْخَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَشْهَدُ اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَخَیْرُ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ الْحَقَّ کُلَّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ وَحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ وَکُلُّ بِدْعَةٍ فِی النَّارِ

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے رسول ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اسی طرح اُسکے فرشتوں، رسولوں، کتابوں، جنّت و دوزخ اور بعث بعد الموت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو اپنی کتاب کے طور پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے طور پر اختیار کر لیا ہے ہم آپ کے بعد نہ تو مستقل نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نسخ القرآن کے مدعی ہیں۔ اور ہم اِس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، خیر المرسلین اور شفیع المذنبین ہیں اور ہم اِس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ تمام سچائیاں قرآن کریم اور احادیث نبوی میں موجود ہیں اور ہر بدعت آگ میں پڑنے کا موجب ہے

وَ اِنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی
قُلُوْبِنَا عَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَ اٰخِراً وَ ظَاھِراً
وَ بَاطِناً رَبُّنَا وَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔"
(انوار الاسلام صـ۳۴)

اور ہم مسلمان ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے۔ ہم اُس پر توکّل کرتے ہیں اور اُسی کی طرف جھکتے ہیں اور تمام تعریفیں اوّل و آخر اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہیں وہ ہمارا اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۸۔ "اَلدِّیْنُ لَنَا اِلَّا الدِّیْنُ الْاِسْلَامِ وَ
لَا کِتَابَ لَنَا اِلَّا الْفُرْقَانُ کِتَابُ
اللّٰہِ الْعَلَّامِ۔ وَ لَا نَبِیَّ لَنَا اِلَّا مُحَمَّدٌ
خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَ بَارَکَ وَ جَعَلَ اَعْدَآءَہٗ مِنَ الْمَلْعُوْنِیْنَ
اِشْھَدُوْا اِنَّا نَتَمَسَّکُ بِکِتَابِ اللّٰہِ
الْقُرْاٰنِ وَ نَتَّبِعُ اَقْوَالَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
مَنْبَعُ الْحَقِّ وَ الْعِرْفَانِ۔" (انجام آتھم صـ۱۴۳-۱۴۴)

سوائے دینِ اسلام کے ہمارا کوئی دین نہیں اور سوائے قرآن کریم کے ہماری کوئی کتاب نہیں جو علّام خدا کی کتاب ہے۔ اور خاتم النبیّین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنی برکات اور رحمتیں نازل فرمائی ہیں اور آپؐ کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ ہمارا تمسّک قرآن شریف کے ساتھ ہے اور رسول اللہؐ کی احادیث کی جو چشمۂ حق و معرفت ہیں ہم پیروی کرتے ہیں۔

۹۔ "ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (ایام الصلح صـ۸۶-۸۷)

۱۰۔ "ہم اِس بات پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا ولٰکن رسول اللہ و خاتم النّبیّین۔"
(ایک غلطی کا ازالہ)

۱۱۔ "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائدِ اہلسنّت کے قائل ہیں۔" (کتاب البریہ حاشیہ صـ۸۳)

۱۲۔ "خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔" (چشمۂ معرفت صـ۳۲۵)

۱۳۔ "وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا تو اِس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔" (اتمام الحجۃ صـ۲۸)

۱۴۔ "وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الرُّسُلِ وَ

درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور

نخبة النخب محمد خاتم النبيين و شفيع المذنبين و افضل الاوّلين و الاٰخرين و اٰله الطاهرين المطهّرين و اصحابه الّذين هم اٰيات الحق وحجت الله على العٰلمين." (انجام آتھم ص۲۳)

تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اوّلین و آخرین کے سردار ہیں اور آپ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں اور آپ کے اصحاب پر کہ اہل جہان کے لئے حق کا نشان اور اللہ کی حجت ہیں۔

۱۵۔ "عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔" (کشتی نوح ص۱۵)

۱۶۔ إنّا مُسلِمُونَ نُؤمِنُ بِكِتَابِ اللهِ الفُرقَانِ وَنُؤمِنُ بِاَنّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا نَبِيُّهٗ وَرَسُولُهٗ وَاَنَّهٗ جَاءَ بِخَيرِ الاَديَانِ وَنُؤمِنُ بِاَنَّهٗ خَاتَمُ الاَنبِيَاءِ." (مواہب الرحمٰن ص۶۶)

ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان حمید پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے ہیں۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہیں۔

۱۷۔ "وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۱۹۰)

۱۸۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور بہتر تھے۔ یہاں تک کہ آپ پر سلسلہ نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔ یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر طبعی طور پر ختم ہو گئے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء ص۳)

۱۹۔ "ہم اپنی پوری تحقیق کی رُو سے سید المعصومین اور اُن پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اُس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اُس پر تمام نبوتیں اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے۔" (آریہ دھرم ص۸۲)

۲۰۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔" (چشمہ معرفت ص۸۲)

۲۱۔ "ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء ص۶)

۲۲- "صراطِ مستقیم فقط دینِ اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۶۵)

۲۳- "بجز جناب ختم المرسلین احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی ہمارے لئے ہادی اور مقتدیٰ نہیں جس کی پیروی ہم کریں یا دوسروں سے کرانا چاہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۸۲)

۲۴- "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کرکے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا جہنّم میں جائیگا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔" (الحکم ۲۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

۲۵- اِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَ اٰمَنَّا بِاَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔" (تحفۂ بغداد صفحہ ۲۵)

ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ نیز اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔

۲۶- "میں مسلمان ہوں۔ قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور حقیقی نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی تقادیر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں، قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں۔ رمضان کے پورے روزے رکھتا ہوں۔" (الحکم یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

۲۷- "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے۔ ..... ہم بصیرتِ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہم کو پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔" (الحکم ۱۷ر مارچ سنہ ۱۹۰۵ء)

۲۸- "خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنی کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہلِ قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۲)

آنحضرتؐ کا انتہائی ارفع مقام

(از حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)

وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ بَدْرٌ مُنَوَّرٌ　　وَفِي كُلِّ أَقْوَامٍ ظَلَامٌ مُدَمِّرٌ

اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود روشنی دینے والا چودھویں رات کا چاند ہے اور سب قوموں میں ہلاک کرنے والی تاریکی ہے۔

وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ مُهْجَةُ مُهْجَتِي　　وَمِنْ ذِكْرِهِ الْأَحْلٰى كَأَنِّي مُثْمِرٌ

اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان کی جان ہیں اور آپؐ کے میٹھے ذکر سے میں ثمردار ہوا ہوں۔

وَلَيْسَ طَرِيقُ الْهُدٰى إِلَّا اتِّبَاعَهُ　　وَمَنْ قَالَ قَوْلًا غَيْرَهُ فَيُتَبَّرُ

آپؐ کی پیروی کے سوا ہدایت کا کوئی اور رستہ نہیں۔ اور جس شخص نے اس کے بغیر اور کچھ کہا وہ ہلاک ہوگا۔

وَوَاللّٰهِ إِنَّ كِتَابَنَا بَحْرُ الْهُدٰى　　وَتَاللّٰهِ إِنَّ نَبِيَّنَا مُتَبَحِّرٌ

اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہماری کتاب یعنی قرآن کریم ہدایت کا سمندر ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہمارا نبی کثیر العلم ہے۔

وَيَبْقٰى إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دِينُهُ　　لَهُ مِلَّةٌ بَيْضَاءُ لَا تَتَغَيَّرُ

آپؐ کا دین قیامت تک باقی رہے گا۔　　اور آپؐ کی ملّتِ بیضا کبھی تغیر پذیر نہیں ہوگی

لَهُ دَرَجَاتٌ لَا شَرِيكَ لَهُ بِهَا　　لَهُ فَيْضُ خَيْرٍ لَا تُضَاهِيهِ أَبْحُرُ

آپؐ کے بلند درجات میں آپؐ کا اور کوئی شریک نہیں اور آپؐ کے افاضۂ خیر کی سمندر بھی برابری نہیں کر سکتے۔

أَلَا مَا هَرَفْنَا فِي ثَنَاءِ رَسُولِنَا　　لَهُ رُتْبَةٌ فِيهِ الْمَدَائِحُ تُحْصَرُ

خبردار! ہم نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف میں مبالغہ نہیں کیا۔ آپؐ کا رتبہ ایسا بلند ہے کہ اسمیں تمام مدح ختم ہو جاتی ہے

فِدًى لَكَ رُوحِي يَا حَبِيبِي وَسَيِّدِي　　فِدًى لَكَ رُوحِي أَنْتَ وَرْدٌ مُنَضَّرُ

اے میرے حبیب اور سردار میری روح آپؐ پر فدا اور میری جان آپؐ پر قربان ہو۔ آپؐ تو گلاب کا تر و تازہ پھول ہیں۔

(کرامات الصادقین)

آنحضرتؐ کے مقامِ خاتم النّبیّن کی اصل حقیقت

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ ہے کہ آپ نے اس زمانہ میں اپنے آقا و مطاع سرورِ کائنات فخرِ موجودات، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی اصل حقیقت کو جسے مرورِ زمانہ سے بھلا دیا گیا تھا نہایت مہتم بالشان طریق پر آشکار فرمایا اور اس طرح ثابت کر دکھایا کہ جملہ انبیاء میں سے صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں جن کی نبوّت کا فیضان کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ذیل میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کی اُن پُر معارف تحریرات کے چیدہ چیدہ اقتباسات جن میں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع الشان مقام خاتم النبیّین کی اصل حقیقت کو پیش فرمایا ہے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں :-

ہمارے مذہب کا خلاصہ

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبّ لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالمِ گذران سے کُوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبۂ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم بپختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتّباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزّت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے...... غرض

ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین کرتے ہیں۔"
(ازالہ اوہام حصہ اول ص۱۳۸)

ہمارا عقیدہ دربارۂ ختمِ نبوّت

إنّا مُسْلِمُونَ نُؤْمِنُ بكتاب الله الفُرقانِ، ونُؤمنُ بأنّ سيّدنا محمّدًا نبيّهٗ ورسولهٗ وأنّهٗ جاء بخيرِ الأديانِ، ونؤمن بأنّهٗ خاتمُ الأنبياءِ لا نبيّ بعدهٗ إلّا الّذي رُبّيَ من فيضهٖ وأظهرهٗ وعدهٗ، ولله مكالماتٌ ومخاطباتٌ مع أوليائهٖ في هٰذه الأُمّةِ وأنّهم يُعطونَ صبغةَ الأنبياءِ وليسُوا نبيّين في الحقيقةِ، فإنّ القرآنَ أكمل وطرَ الشّريعةِ، ولا يُعطونَ إلّا فهمَ القرآنِ، ولا يزيدُونَ عليه ولا ينقصُونَ منه، ومَن زادَ أو نقصَ فأولٰئك من الشياطين الفجرة۔ ونعني بختمِ النبوّةِ ختمَ كمالاتها على نبيّنا الّذي هو أفضلُ رُسُلِ الله وأنبيائهٖ، ونعتقدُ بأنّهٗ لا نبيّ بعدهٗ إلّا الّذي هو من أُمّتهٖ ومن أكملِ أتباعهِ الّذي وجد الفيضَ كلّهٗ من روحانيّتهٖ وأضاء بضيائهٖ، وهٰذا هُوَ الحقّ الّذي يشهدُ على بركات نبيّنا ويرى النّاسُ حُسنَهٗ في حُلَلِ التّابعين الفانين فيه بكمالِ المحبّةِ والصّفاءِ، ومِنَ الجهلِ أن يقومَ أحدٌ للمراءِ بل هٰذا هُوَ

ہم مسلمان ہیں ہم خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور یہ کہ آپؐ بہترین دین لیکر آئے ہیں۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپؐ کے بعد صرف وہی نبی آسکتا ہے جسکی تربیت آپؐ کے فیضان سے ہوئی ہو اور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق اس دنیا میں مبعوث ہوا ہو (ایسے نبی کے سوا اور کوئی نبی نہیں آسکتا) اور اللہ تعالیٰ اس امت کے اولیاء کو مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور انہیں انبیاء کے رنگ سے رنگین کیا جاتا ہے لیکن وہ حقیقی طور پر نبی نہیں ہوتے کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو صرف فہم قرآن عطا کیا جاتا ہے وہ نہ تو قرآن کریم میں کوئی زیادتی کرتے ہیں اور نہ اس میں سے کوئی حصہ کم کرتے ہیں اور جس شخص نے اس میں اضافہ کیا یا کوئی حصہ کم کیا تو وہ فاجر شیاطین میں سے ہے۔ اور ختم نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپؐ کے بعد نبوت کے مقام پر بجز اسکے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا جو آپؐ کی امت میں سے ہو، آپؐ کا کامل پیرو ہو، جس نے تمام کا تمام فیضان آپ کی ہی روحانیت سے پایا ہو اور آپؐ کے نور سے منور ہوا ہو۔ اور یہی بات حق ہے جو ہمارے نبی کریمؐ کی برکات پر گواہ ہے اور لوگوں کو آپؐ کا حسن ان تابعین کے لباس میں دکھاتی ہے جو اپنے کمال محبت و صفا کی وجہ سے آپؐ کے وجود میں فنا ہو چکے ہیں اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے۔ بلکہ یہ تو

ثبوتٌ من الله لِنَفْيِ كونه أبترَ ولا
حاجةَ الى تفصيلٍ لِمَن تدبّرَ
وانّه ما كان أبا أحدٍ من الرّجالِ
من حيثُ الجسمانيّةِ ولكنّه أبٌ
من حيثُ فيضِ الرّسالةِ لِمَن كُمّلَ
في الرّوحانيّةِ وإنّه خاتم النّبيّين
وعَلَمُ المقبولين ولا يدخلُ
الحضرةَ أبداً الّا الّذي معه
نقشُ خاتمه وآثارُ سُنّتِه ولن
يُقبَلَ عملٌ ولا عبادةٌ إلّا بعدَ
الاقرار برسالته والثّبات على
دينه وملّته وقد هلك من تركه
وما تبعه في جميع سُنَنِه على قدرِ
وسعه وطاقته ولا مبدّلَ لكلمته
ولا قطر كمُزنته ومن خرج مثقالَ
ذرّةٍ من القرآن فقد خرج من الايمان
ولن يُفلحَ احدٌ حتّى يتّبع كلّ ما
ثبت من نبيّنا المصطفى ومن ترك
مقدار ذرّةٍ من وصاياه فقد هوى
ومَن ادّعى النبوّة من هذه الأمّة
وما اعتقدَ بانّه رُبّيَ من سيّدنا
محمّدٍ خيرِ البريّةِ وبانّه ليس هو
شيئاً من دونِ هذهِ الأسوةِ وانّ
القرآن خاتمُ الشريعة فقد هلك
وألحقَ نفسه بالكفرة الفجرة

آپؐ کے ابتر نہ ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثبوت ہے اور تدبّر کرنے والوں کے لئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ آپ جسمانی طور پر تو مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رُو سے ہر اُس شخص کے باپ تھے جو روحانیت کی رُو سے کامل کیا گیا۔ اور آپؐ تمام انبیاء کے خاتم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں اور اب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس آپؐ کی مُہر کا نقش ہو اور وہ آپؐ کی سُنّت کا کامل پیرو ہو۔ اور اب کوئی عمل اور عبادت آپؐ کی رسالت کے اقرار اور آپؐ کے دین و ملّت پر ثابت قدم رہنے کے سوا خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوگی۔ اور جس نے آپؐ کو چھوڑا اور مقدور بھر آپؐ کی تمام سنّتوں کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہوا۔ اور اب کوئی آپؐ کے پاک کلام کو بدل نہیں سکتا اور کوئی بارش آپؐ کی بارش کی مانند نہیں ہو سکتی۔ اور جو قرآن کریم کی پیروی سے ذرّہ بھر بھی باہر نکلا وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔ اور کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اُس بات کی پیروی نہ کرے جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور جو شخص آپؐ کے احکام میں سے ذرہ بھر بھی ترک کرتا ہے وہ تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔ اور جس شخص نے اِس اُمّت میں سے نبوّت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ اس کی تربیت خیر البریّہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی ہے اور یہ کہ وہ آپؐ کے اُسوۂ مبارک کے سوا کچھ بھی نہیں اور یہ کہ قرآن کریم ختمِ الشریعت ہے تو ایسا شخص ہلاک ہو گیا اور کافروں اور فاجروں کے ساتھ مل گیا۔

وَمَنِ ادّعی النّبوّۃَ ولم یعتقِدْ بِاَنّہٗ مِن اُمّتہٖ و باَنّہٗ انّما وجد کلّ ما وجد من فیضانہٖ واَنّہٗ ثمرۃٌ مِن بُستانہٖ وقطرۃٌ مِن تھتانہٖ و شَعْشَعٌ مِن لمعانہٖ فھو ملعونٌ ولعنۃ اللّٰہ علیہِ وعلٰی انصارہٖ و اتباعہٖ واعوانہٖ۔ لانبیّ لنا تحت السّماء من دُونِ نبیّنا المجتبیٰ ولا کتاب لنا من دون القراٰن وکلّ من خالفہٗ فقد جرّ نفسہ الی للّظیٰ۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶، ۶۹)

اور جس شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ وہ آپؐ کی اُمّت میں سے ہے اور اُس نے جو کچھ پایا ہے آپؐ کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپؐ کے باغ کا ایک پھل آپؐ کی بارش کا ایک قطرہ اور آپؐ کے انوار کی ایک جھلک ہے تو ایسا شخص ملعون ہے اور ایسے شخص پر، اور اس کے مددگاروں، پیرووں، اور ساتھیوں سب پر خدا کی لعنت ہے۔ اب آسمان کے نیچے کوئی شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر ہو نبی نہیں اور نہ ہی قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالتا ہے۔

ختمِ نبوّت کے معنی

(۱) "مَیں قرآن شریف سے یہ استنباط کرتا ہوں کہ سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو دیئے گئے کیونکہ آپؐ تمام انبیاء کے کمالاتِ متفرقہ اور فضائلِ مختلفہ کے جامع تھے۔ اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپؐ کو ملے قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا فیھا کتبٌ قیّمۃ اور ما فرّطنا فی الکتاب۔ ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ تمام نبیوں کی اقتداء کر۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک امر تو تشریعی ہوتا ہے جیسا کہ یہ کہا کہ نماز قائم کرو یا زکوٰۃ دو وغیرہ۔ اور بعض امر بطور خلق ہوتا ہے جیسا کہ یا نار کونی برداً وسلٰماً علٰی ابراھیم۔ یہ امر جو ہے کہ تُو سب کی اقتداء کر یہ امر بھی خلقی اور کونی ہے۔ یعنی تیری فطرت کو حکم دیا کہ وہ کمالات جو جمیع انبیاء علیہم السلام میں متفرق طور پر موجود تھے اس میں یکجائی طور پر موجود ہوں اور گویا اس کے ساتھ ہی وہ کمالات اور خوبیاں آپؐ کی ذات میں جمع ہو گئیں۔ چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ آپؐ پر نبوت ختم ہو گئی اور یہ فرمایا کہ ما کان محمّدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیّین۔ ختمِ نبوّت کے یہی معنی ہیں کہ نبوّت کی ساری خوبیاں اور کمالات

تجھ پر ختم ہو گئے اور آئندہ کے لئے کمالاتِ نبوّت کا باب بند ہو گیا کہ کوئی نبی مستقل طور پر نہیں آئے گا"۔

(الحکم نمبر ۸ جلد ۷ - ۲۸ رفروری ۱۹۰۳ء)

(ب) "جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اُس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اُس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلّیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر اِن معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ اِن معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اُس کی اُمت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصولِ معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمتی نہ ہو اُس پر وحیٔ الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے اِن معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔

کسی حدیثِ صحیح سے اِس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو اُمتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیض یاب نہیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶ تا ۲۸)

(ج) "ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان اور معجزات ملے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے اور پہلے زمانوں میں جو

کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اسکو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ اِن معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کے وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی"۔

(چشمۂ معرفت صـ ۷)

(د) "شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اُس کو امتی بھی نہ کہا جائے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرتؐ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہِ راست"۔

(تجلیاتِ الٰہیہ صـ ۵ حاشیہ)

(س) "یاد رہے کہ اگر ایک امتی کو، جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے، نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا کمال نبیِ متبوع کا کمال ہے۔ اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ختم نبوت کے منافی ہے"۔

(چشمۂ مسیحی صـ ۶۹ حاشیہ)

(ش) "خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے"۔ (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء صـ ۹)

ختمِ نبوّت کی حقیقت

"یاد رکھو کہ کتابِ مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھائے جیسے فرمایا مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جیسے تمام کمالاتِ متفرقہ جو انبیاء علیہم السلام میں تھے

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں جمع کر دے، اور تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دے، اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام اُمتوں میں تھے وہ اِس اُمت میں جمع کر دے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اِن کمالات کو پالیں۔ اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے اُسی کے موافق اُس نے ہمیں قویٰ بھی عطا کئے ہیں کیونکہ اگر اس کے موافق قویٰ نہ دیئے جاتے تو ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی شخص ایک گروہ کی دعوت کرے تو ضرور ہے کہ وہ اُس گروہ کے موافق کھانا تیار کرے اور اسی کے موافق ایک مکان ہو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دعوت تو ایک ہزار آدمی کی کرے اور اُنکے بٹھانے کے واسطے ایک چھوٹی سی کٹیا بنا دے۔ نہیں، بلکہ وہ اُس تعداد کا پورا لحاظ رکھے گا۔ اسی طرح یہ خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ایک دعوت اور ضیافت ہے جس کے لئے کُل دنیا کو بلایا گیا ہے۔ اِس دعوت کے لئے خدا تعالیٰ نے جو مکان تیار کیا ہے وہ قویٰ ہیں جو ان لوگوں کو دیئے گئے ہیں۔ قویٰ کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اب اگر بیل، گدھے یا کسی اور جانور کے سامنے قرآن کریم کی تعلیمات کو پیش کریں تو وہ نہیں سمجھ سکتے اس لئے کہ اُن میں قویٰ نہیں ہیں جو قرآن کریم کی تعلیمات کو برداشت کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ قویٰ دیئے ہیں اور ہم ان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اِسی طرح وہ کتاب اُس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی تو یہ نبوت اِس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابلِ فخر نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالاتِ نبوت ختم ہوگئے یعنی وہ تمام کمالاتِ متفرقہ جو آدمؑ سے لے کر مسیح ابن مریمؑ تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دیئے گئے اور اس طرح پر آپ طبعاً خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہوگئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔ . . . .

دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اِس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اُسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر کمالاتِ نبوت ختم ہوگئے۔ جو یہ مذہب رکھتے ہیں کہ نبوت زبردستی ختم ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یونس بن متی پر بھی ترجیح نہیں دینی چاہیئے انہوں نے اِس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی ان کو نہیں ہے باوجود اس کمزوری فہم اور کمی علم کے ہم کو کہتے ہیں کہ ہم ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔" (الحکم ۱۷؍مارچ ۱۹۰۵ء)

ختمِ نبوّت کا راز

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوّت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختمِ نبوّت مانتے ہیں اُس طرح پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اب ابوّت جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اِس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوّت کا سِلسلہ بھی جاری نہ ہُوا تو پھر کیا آپؐ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپؐ کی ابوّت روحانی کا سِلسلہ جاری ہے جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرتؐ کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعے اور مُہر سے ملے گا۔

ہماری مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھے۔ تو کیا اُس شکل میں جو آئینہ میں نظر آتی ہے اصل کے خواص اور صفات نہ ہوں گے؟ اسی طرح پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا عکس اور پرتو ہے۔ آپ سے خارج کوئی چیز نہیں۔ وحی کے معنے قرآن شریف میں مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کے آئے ہیں۔ جس دین میں برکات سماویہ اور مکالماتِ الٰہیہ کا سلسلہ منقطع ہو جائے اس دین کو زندہ کہنا غلطی ہے۔ وہ دین مُردہ ہوگا۔ پس اسلام کو یہ لوگ مُردہ دین قرار دینا چاہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مُردہ نبی۔ معاذ اللہ ہم یہ نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اور اسلام زندہ مذہب ہے کیونکہ آپؐ کے برکات اور فیوض کا سِلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور آپ کی نبوت مستقل نبوت ہے جس کے مُہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے اور اسی کو ظلّی نبوت کہتے ہیں۔ ہم اُس نبوت کو کفر جانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط کے بغیر دعویٰ کی جائے۔ لیکن جو سِلسلۂ توسط کا انکار کرتا ہے کہ ایسا سِلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر اور اسلام کو مُردہ مذہب ٹھہراتا ہے! اور جب اسلام ایسا مذہب ٹھہرا یا گیا تو پھر اس سے نجات کی کیا امید ہوگی۔ یہ اسرار سمجھنے کے لئے ایک معرفت کی ضرورت ہے۔ اور جب تک اِس عالم میں معرفت کی تکمیل نہ کرے اُس عالم میں معرفت کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ اور تکمیل معرفت ہو نہیں سکتی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ نہ کرے۔ یا ایسے لوگوں کی صحبت سے فائدہ اٹھائے

جو آپؐ کے استفادہ سے مستفید ہو کر وہی برکات لے کر آتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرنے کے لئے فرمایا قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور اس جہان کی عدم معرفت سے دوسرے عالم میں بھی معرفت سے بے نصیب ہونے کے لئے فرمایا من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا تعلیم کی ہے اور ہر رکعتِ نماز میں پڑھی جاتی ہے اگر یہ نعمت کسی کو ملنے والی ہی نہ تھی تو اس دعا کی تعلیم کی کیا ضرورت تھی؟ سچی بات یہی ہے کہ میری یہ باتیں سمجھ میں نہیں آسکتیں جب تک آنکھ نہ کھلے اور وہ صحبت سے میسر آتی ہے۔ آنکھ کھلنے سے بصیرت اور یقین تام حاصل ہوتا ہے اور اسی جہان میں بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے اور دوسرے عالم میں وہ بصیرت بینائی کا باعث بنتی ہے اور نابینائی کی تکلیف اور مصیبت سے نجات دیتی ہے۔

بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیرالامم ہے تو کیا ایسی ہی امت خیرالامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو۔ حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے اُنکی امت میں ہزاروں نبی ہوئے لیکن اس امّت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہوا تو پھر یہ امت کیونکر خیرالامم ٹھہری؟

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوّت کے یہ معنے بھی ہیں کہ جمیع کمالات نبوّت و رسالت آپؐ پر ختم ہو گئے۔ اور جیسے ایک بادشاہ کی مُہر کے بغیر کوئی فرمان مکمل نہیں ہو سکتا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر کے بغیر کوئی نبوّت سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں یہ جو فرمایا ہے ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ محبّت کے کیا معنی ہیں؟ کیا یہی کہ وہ کور رہیں۔ یہ کیسی محبّت ہے؟"

(الحکم نمبر ۴۴ جلد ۶ - ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

آنحضرتؐ کی ختمِ نبوّت کا فیضان

"مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ۔۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں بلکہ مُردہ چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسیٰؑ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے اور مسیحؑ اُس کی پیروی تیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لاکر اور موسیٰؑ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوّت کے انعام سے مشرف ہوا مگر ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی بلکہ ایک طرف تو آپؐ حسب آیت

ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم اولادِ نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپؐ کو نصیب نہ ہوئی جو آپؐ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی، اور خدا تعالیٰ کا قول ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بے معنی رہا۔ ظاہر ہے کہ زبانِ عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا اس کے حصول کی دوسرے پیرائے میں خبر دیتا ہے جس کے رُو سے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی اولاد کوئی نہیں تھی مگر روحانی طور پر آپؐ کی اولاد بہت ہوگی اور آپ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنی تھے جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر متمتع کر دے اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کرکے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خداشناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فیضِ روحانی نہیں تو پھر دنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بھی دھوکا دینے والا ٹھہرا جس نے دعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دئے جائیں گے بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مُردہ مذہب ہے تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے۔ اور ایسا کون بے وقوف ہے جو ایسے مُردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا جو بمقابلہ گذشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گذشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰؑ کی ماں اور مریم کو مگر تم مرد ہو کر اُن عورتوں کے بھی برابر نہیں۔ بلکہ اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ (اُس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ کے رو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں، کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔"

(چشمہ مسیحی صـ۷۲ تا ۷۵)

آنحضرتؐ کی ابوّتِ روحانی کا اثبات

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک اِن معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحبِ شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو، بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعتِ نبوی سے نعمتِ وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوتِ مستقلہ منقطع ہو چکی ہے ولا سبیل الیہا الیٰ یوم القیامۃ ومن قال انّی لستُ من اُمّۃ محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وادّعیٰ انہٗ نبیّ صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامّۃ فمثلہ کمثل رجلٍ غمرہ السیل المنہمر فالقاہ وراءہٗ ولم یغادر حتّٰی مات۔ اِس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اُسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجنابؐ اپنی روحانیت کی رُو سے اُن صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیلِ نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے ما کان محمّدٌ ابا احدٍ مِن رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیّین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ لٰکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اِس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لٰکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد فیوضِ نبوّت منقطع ہو گئے اور اب کمالِ نبوّت صرف اُسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبوی کی مُہر رکھتا ہوگا اور اِس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہوگا۔ غرض اِس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا ہے تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت اِنّ شانئکَ ھو الابتر میں ہے دُور کیا جائے۔ ماحصل اِس آیت کا یہ ہوا کہ نبوّت گو بغیر شریعت ہو اِس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہِ راست نبوّت حاصل کر سکے لیکن اِس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغِ نبوّتِ محمدیہ سے

مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو اُمتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوارِ محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیلِ نفوسِ مستعدہ اُمت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں، نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند، اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھتا ہے۔" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی ص۶۷)

نبوّتِ محمدیہ کی ذاتی فیض رسانی

"تمام نبوّتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوّت پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اُس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔

لیکن یہ نبوّتِ محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوّتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوّت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوّتِ کاملہ تامّہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوّتِ تامّہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوّت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے[1]۔

اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امورِ غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوّت کے نام سے موسوم ہوتا ہے، جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔

پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور جن

---

[1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوّتِ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان کے تمام افراد اس مرتبۂ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا۔ اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ اُمّتِ محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ نقص بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوّتِ قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دُعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فردِ اُمّت کو براہِ راست بغیر پیروی نورِ نبوّتِ محمدیہ کے مل سکتا تو ختمِ نبوّت کے معنی باطل ہوتے تھے۔

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامّہ مطہّرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہؤا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوّت نبوّتِ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوّتِ محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا نبیُّ اللہِ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمّتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔" (رسالہ الوصیت ص۱۳ تا ۱۵)

آنحضرتؐ کا افاضۂ رُوحانی

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفارِ رُوئے زمین دُعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف مَیں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے مَیں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ مَیں اُس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوّتیں اس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوّت ختم نہیں یعنی وہ نبوّت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوّت ہے یعنی اُس کا ظلّ ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اُس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا

ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اُس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے۔ اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اُس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلّی نبوت اُس کو عطا کرتا ہے جو نبوتِ محمدیہ کا ظلّ ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو دراصل دشمنِ دین ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مُردہ مذہبوں کی طرح ایک مُردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں چاہتا۔" (حقیقۃ المعرفت صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵)

خاتم النبیّین کے مفہوم کا تقاضا

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو یا جس کو بغیر توسّط آنجناب اور ایسی فنا فی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اس کا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے وَمَنِ ادَّعٰی فَقَدْ کَفَرَ۔ اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیّین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اُس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اُس مُہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیّین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیّین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اُس کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلّی طور پر۔ پس باوجود اُس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمدؐ خاتم النبیّین ہی رہا کیونکہ یہ محمدؐ ثانی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔ مگر عیسٰی بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے۔ اور اگر بروزی معنوں کے رُو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم ⊗"

حاشیہ ⊗ یہ ضرور یاد رکھو کہ اِس اُمّت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدّیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علومِ غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ

آیت لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ گواہی دیتی ہے کہ اِس مصفّٰی غیب سے یہ اُمّت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوّت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہِ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اِس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلّیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ فتدبّر۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶)

خاتم النبیّین ہونے کا ایک پہلو

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیّین ہونے کا یہ بھی ایک پہلو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اِس اُمّت میں بڑی بڑی استعدادیں رکھ دی ہیں یہاں تک کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ بھی حدیث میں آیا ہے۔ اگرچہ محدّثین کو اِس پر جرح ہے مگر ہمارا نورِ قلب اِس حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے اور ہم بلا چون و چرا اِس کو تسلیم کرتے ہیں اور بذریعہ کشف بھی کسی نے اِس حدیث کا انکار نہیں کیا بلکہ اگر کی ہے تو تصدیق ہی کی ہے۔"

(الحکم ۱۷/۲۴ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

آنحضرتؐ چشمۂ افادات ہیں

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمۂ افادات مانتے ہیں۔ ایک چراغ اگر ایسا ہو جس سے کوئی دوسرا روشن نہ ہو وہ قابلِ تعریف نہیں ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم ایسا نور مانتے ہیں کہ آپؐ سے دوسرے روشنی پاتے ہیں ——— یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یہ بالکل درست ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی جسمانی ابوّت کی نفی کی لیکن آپ کی روحانی ابوّت کا استثناء کیا ہے۔ اگر یہ مانا جائے جیسا کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ آپ کا نہ کوئی جسمانی بیٹا ہے نہ روحانی تو پھر اِس طرح پر معاذ اللہ یہ لوگ آپ کو ابتر ٹھہراتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں۔ آپ کی شان تو یہ ہے کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اللہ تعالیٰ نے ختمِ نبوّت کی آیت میں فرمایا ہے کہ جسمانی طور پر آپ اَب نہیں مگر روحانی سلسلہ آپ کا جاری ہے۔ لٰکن ما فات کے لئے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ آپ خاتم ہیں، آپ کی مُہر سے نبوّت کا سلسلہ چلتا ہے۔"

(الحکم ۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

آنحضرتؐ کی تاثیراتِ قدسی ابدالآباد کیلئے ہیں

"یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یہ اُس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کی اولاد نہیں۔ معلوم نہیں اُس نے ابتر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ تیرا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔ روحانی طور پر جو لوگ آئیں گے وہ آپ ہی کی اولاد سمجھے جائینگے اور وہ آپ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور ان سے حصہ پائیں گے۔ اِس آیت کو مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی تو پھر معاذ اللہ آپؐ ابتر ٹھہرتے ہیں جو آپؐ کے اعداء کے لئے ہے۔ اور اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے۔ پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں گے کہ کثرت کے ساتھ آپؐ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔

اِس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیراتِ قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اُس وقت ہو رہے تھے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

آنحضرتؐ کی ابدی نبوّت کا ادنیٰ کرشمہ

"مَیں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپؐ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپؐ کی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمۂ نبوت کو چھوڑتا ہے۔ مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپؐ کی ختمِ نبوت توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس وہی مُہرِ نبوّت محمدی نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختمِ نبوت کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اتارتے ہیں۔ اور مَیں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور آپؐ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپؐ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپؐ کی امت میں وہی مُہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو مَیں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں

لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہو گئی ہیں جن کو نورِ نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے اور اِس کو کفر قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔"
(الحکم ۱۰- جون ۱۹۰۵ء صٓ)

آنحضرتؐ کے انوار و برکات کے دائرہ کی وسعت

(ا) "خداوند کریم نے اِس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبولؐ کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اس کے انوار اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں اِس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افرادِ اُمّتِ محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلّل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانے پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا اُن کو فانی اور ایک مصفا شیشہ کی طرح اپنے رسول مقبولؐ کی برکتیں اُن کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ اُن کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدرِ کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداقِ اتم ہوتا ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ ص۲۴۳)

(ب) "اور بہ تبعیت خدا کی کلام کی اور اُسی کی تاثیر اور برکت سے وہ لوگ کہ جو قرآن شریف کا اتّباع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول مقبولؐ پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کو تمام مخلوقات اور تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام اُن چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں یا آئندہ ہوں بہتر اور پاک تر اور کامل تر اور افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں وہ بھی ان نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں اور جو شربت موسیٰؑ اور مسیحؑ کو پلایا گیا وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور اُن میں روشن ہیں۔ بنی یعقوبؑ کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم، جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اُمّت، جس کے احقر سے احقر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ حاشیہ صفحہ ۲۴۵ تا ۲۴۷)

آنحضرتؐ کی سچّی اور کامل اتّباع کا فیض

(ا) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت، نئی کتاب

نہ آئے گی، نئے احکام نہ آئیں گے۔ یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے۔ جو الفاظ میری کتاب میں نبی یا رسول کے میری نسبت پائے جاتے ہیں اس میں ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورتِ حقہ کے وقت کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالماتِ الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے، اُس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اور وہ مامور نبی کا خطاب پاتا ہے۔ یہ معنی نہیں ہیں کہ نئی شریعت دیتا ہے یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نعوذ باللہ منسوخ کرتا ہے بلکہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سچی اور کامل اتباع سے ملتا ہے اور بغیر اس کے مل سکتا ہی نہیں۔ (الحکم ۱۰ر جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

(ب) قرآن شریف کی رُو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے جو بتوسط فیض و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خدا سے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پاوے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۱)

رسول کریمؐ کی کامل اتباع کے ثمرات

"جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ کے حضور آتا ہے وہ خالی نہیں جاتا۔ پاکیزہ قلب ہونے کی ضرورت ہے ورنہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تعلیم اور تاکید بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ انعام و اکرام اب کسی کو ملتے ہی نہیں ہیں تو پھر پانچ وقت اِس دعا کے مانگنے کی کیا حاجت ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہے۔ حالانکہ یہی تو اسلام کا حُسن اور خوبی تھی کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ ہر وقت مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابرانِ اُمت کا یہی مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ کامل اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لازم ہے کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا کرے۔ جب ایک شخص کامل اطاعت کرتا ہے اور وہ اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محو اور فنا ہو کر گم ہو جاتا ہے اُس وقت اُس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے ایک شیشہ سامنے رکھا ہوا ہو اور تمام و کمال عکس اس میں پڑے۔ میں کبھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکات اور اُن تاثیرات کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع سے ملتی ہیں محدود نہیں کر سکتا بلکہ ایسا خیال کرنا کفر سمجھتا ہوں۔"

(الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

آنحضرتؐ کی کامل پیروی کی برکت

"خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا..... جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خدا کو اس نبیؐ کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحیٔ الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اسی نبیؐ کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبیؐ کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے..... خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسولؐ کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو"

(چشمہ مسیحی صـ۲۳ تا ۲۵)

آنحضرتؐ کی پیروی کمالاتِ نبوّت بخشتی ہے

"اللہ جلّشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوّت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوّت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوّتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح اُن کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست اُن کو منصبِ نبوّت ملا۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۹۷ حاشیہ)

مسیح موعود ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امّتی

"افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرمؐ کا کچھ قدر نہیں کیا..... وہ ختم نبوّت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

نفسِ پاک میں افاضہ اور تکمیلِ نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس امّت کو یہ دعا سکھلاتا ہے :- اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصّہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی ...... یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمّتی، وہی مسیح موعود کہلائے گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ حاشیہ صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱)

نبوّتِ مستقلہ کا دروازہ بند ہے ظلّی نبوّت کا نہیں

"صرف اُس نبوّت کا دروازہ بند ہے جو احکامِ شریعتِ جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں اُمّتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے، یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ نبوّت بباعث اُمّتی ہونے کے در اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ایک ظلّ ہے کوئی مستقل نبوّت نہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

نبوّتِ محمدیہ کا انعکاس

"ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوّت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے۔ اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ متعدّیہ کے اظہار و اثبات کے لئے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرتِ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اس کے وجود میں عکسی طور پر نبوّت کا رنگ پیدا کر دے۔ سو اِس طور سے خدا نے میرا نام نبی رکھا یعنی نبوّتِ محمدیہ میرے آئینۂ نفس میں منعکس ہوگئی۔ اور ظلّی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا تا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ حاشیہ)

اتباعِ رسولؐ میں برکت ہے

"براہِ راست خدا تعالیٰ سے فیضِ وحی پانا بند ہے اور یہ نعمت بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

کسی کو ملنا محال اور ممتنع ہے اور یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر ہے کہ ان کی اتباع میں برکت ہے کہ جب ایک شخص پورے طور پر آپؐ کی پیروی کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہو جائے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۸۳)

آنحضرتؐ کی اُمت کے لئے مکالمات کا دروازہ کھُلا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑ گیا وہ جہنم میں جائے گا، یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس اُمت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھُلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔" (پیغام امام صـ۳۰-۳۱)

رضائے الٰہی کے حصول کی اکیلی راہ

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے یہ امر صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ ان کی پیروی کے سوا کوئی راہ اس کی رضا جوئی کی باقی نہیں ہے۔ جو خدا کے فضل کا جویاں ہو اس دروازے کو کھٹکھٹائے اُس کے لئے کھولا جائے گا۔ بجز اس دروازے کے تمام دروازے بند ہیں۔ نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی، شریعت قرآن کریم کے بعد ہرگز نہیں آئے گی۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صـ۶)

جو کچھ ملے گا اتّباعِ نبویؐ سے ملے گا

"اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ پر جو اُس نے بتائی ہے چلے محروم نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتّباع پر ملے گا۔" (الحکم ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

آنحضرتؐ ہر ایک فیض کا سرچشمہ ہیں

"وہ توحید جو دنیا سے گُم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا

سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اِس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اِسی نبیؐ کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِس کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اِس کے نُور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔ اِس آفتابِ ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

آنحضرتؐ کی اتّباع سے روگردانی کرنیوالا کافر ہے!

"ہم تو کہتے ہیں کہ کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع سے روگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اُس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تغیّر و تبدّل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔ ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکتب یقین کرے اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اُس کو ہمیشہ تک رہنے والا مانے اور اُس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اس کی اتّباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرہ اسی راہ میں لگائے۔ عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکا مسلمان ہوتا ہے۔" (الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء ص ۵)

آنحضرتؐ کے ذریعہ جاری ہونیوالا دائمی فیض

"ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اُس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا

آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اِس زمانہ میں اِس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوّت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں۔ اِس عقدے کو اس نبی ؐ کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصّہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں جو اِس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا ہے جو دوسروں پر مخفی ہے۔ اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم ؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔"

(چشمہ معرفت ص۹۹، ۱۰۰ خاتمۃ الکتاب)

آنحضرت ؐ کی برکات کا سلسلہ جاری ہے

"یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے وحی اور الہام کے دروازے کو بند نہیں کیا۔ جو لوگ اِس اُمّت کو الہام و وحی کے انعامات سے بے بہرہ ٹھہراتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں اور قرآن شریف کے اصل مقصد کو انہوں نے سمجھا ہی نہیں۔ اُن کے نزدیک یہ اُمّت وحشیوں کی طرح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات اور برکات کا معاذ اللہ خاتمہ ہو چکا ہے اور وہ خدا جو ہمیشہ سے متکلم رہا ہے اب اِس زمانہ میں خاموش ہو گیا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اگر مکالمہ مخاطبہ نہیں تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن کا مطلب ہی کیا ہوا۔ بغیر مکالمہ مخاطبہ کے تو اس کی ہستی پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۳۱ر جنوری ۱۹۰۶ء ص۲)

آنحضرت ؐ کو "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" کہنے میں حکمت

"آپ کا نام چراغ رکھنے میں ایک ..... باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اِس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اِس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔" (الحکم ۲۴ر جولائی ۱۹۰۲ء ص۱۱)

سچّا اور پاک مکالمہ اتّباعِ نبوی سے حاصل ہوتا ہے

"سچّے اور پاک مکالمات جو صریح اور کھلے طور پر نصرتِ الٰہی کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور بہت سے امورِ غیبیہ پر مشتمل ہوتے ہیں وہ بعد تزکیہ نفس محض پیروی قرآن شریف اور اتباعِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں۔"

(چشمہ معرفت ص۷۲)

ہمارا پیشوا

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کا دعویٰ ماموریّت

اور

اس کی مخصوص نوعیّت

بالآخر ذیل میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن تحریرات کے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن میں آپ نے اپنے دعویٰ ماموریت پر روشنی ڈال کر اس کی مخصوص نوعیت کو واضح فرمایا ہے اور اس طرح قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمایا ہے کہ آپ کا یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کے منافی نہیں بلکہ اسی کے نتیجہ میں آنحضرتؐ کے عظیم الشان افاضۂ روحانیہ کا ایک ثمرہ ہے اور آنحضرتؐ کے عدیم المثال مقام کے ایک درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونے کے اَور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں

"یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونیکے اور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں ہے۔ اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افترا کرتا ہے۔ ہم اپنے نبیؐ کریم کے ذریعہ سے فیض وبرکات پاتے ہیں اور قرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیضِ معارف ملتا ہے سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے ورنہ وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جوابدہ ہوگا۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابلِ مواخذہ ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء صلہ)

ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسولؐ کے ماتحت ہے

"ہم مسلمان ہیں اور امتِ محمدی ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے روگردانی کفر ہے۔ کُل احکامِ پیغمبری کو ہم مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بدذاتی ہے اور ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباعِ نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اس دین کی خدمت کریں اور اس کو کُل مذاہب پر غالب کرکے دکھلادیں قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبرِ خدا سے ثابت ہیں اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ

قرآن شریف کے مخالف نہ ہوں ہم واجب العمل سمجھتے ہیں اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں۔"

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۶)

مجھے یہ مقام اتباعِ نبوی کی برکت سے ملا ہے

"النُّبُوَّةُ قَدِ انْقَطَعَتْ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ الْفُرْقَانِ الَّذِي هُوَ خَيْرُ الصُّحُفِ السَّابِقَةِ، وَلَا شَرِيعَةَ بَعْدَ الشَّرِيعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ بَيْدَ أَنِّي سُمِّيتُ نَبِيًّا عَلَى لِسَانِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَذَالِكَ أَمْرٌ ظِلِّيٌّ مِنْ بَرَكَاتِ الْمُتَابَعَةِ وَمَا أَرَى فِي نَفْسِي خَيْرًا وَوَجَدْتُ كُلَّمَا وَجَدْتُ مِنْ هٰذِهِ النَّفْسِ الْمُقَدَّسَةِ وَمَا عَنَى اللّٰهُ مِنْ نُبُوَّتِي إِلَّا كَثْرَةَ الْمُكَالَمَةِ وَالْمُخَاطَبَةِ، وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ أَرَادَ فَوْقَ ذَالِكَ أَوْ حَسِبَ نَفْسَهُ شَيْئًا أَوْ أَخْرَجَ عُنُقَهُ مِنَ الرِّبْقَةِ النَّبَوِيَّةِ، وَإِنَّ رَسُولَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَعَلَيْهِ انْقَطَعَتْ سِلْسِلَةُ الْمُرْسَلِينَ فَلَيْسَ حَقُّ أَحَدٍ أَنْ يَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ بَعْدَ رَسُولِنَا الْمُصْطَفَى عَلَى الطَّرِيقَةِ الْمُسْتَقِلَّةِ وَمَا بَقِيَ بَعْدَهُ إِلَّا كَثْرَةُ الْمُكَالَمَةِ وَهُوَ بِشَرْطِ الْاِتِّبَاعِ لَا بِغَيْرِ مُتَابَعَةِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، وَوَاللّٰهِ مَا حَصَلَ لِي هٰذَا الْمَقَامُ إِلَّا مِنْ أَنْوَارِ اتِّبَاعِ الْأَشِعَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ وَسُمِّيتُ نَبِيًّا مِنَ اللّٰهِ عَلَى طَرِيقِ الْمَجَازِ لَا عَلَى وَجْهِ الْحَقِيقَةِ

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہوگئی ہے اور قرآن کریم کے بعد جو سابقہ کتب سے بہتر ہے کوئی اور کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد کوئی اور شریعت ہے۔ سوائے اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر میرا نام نبی رکھا گیا ہے اور یہ متابعتِ نبوی کی برکات میں سے ایک ظلّی امر ہے۔ میں اپنے نفس میں کوئی بھلائی نہیں پاتا۔ میں نے جو کچھ پایا ہے وہ اسی مقدس ذات سے پایا ہے۔ میری نبوت سے خدا تعالیٰ نے صرف کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ مراد لیا ہے اور جو اس سے زیادہ کا ارادہ کرے یا اپنے نفس کو کوئی چیز سمجھے یا اپنی گردن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوئے سے نکالے اُس پر خدا کی لعنت ہو۔ اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر رسولوں کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ اب کسی شخص کا یہ حق نہیں کہ وہ ہمارے برگزیدہ رسول کے بعد مستقل طریق پر نبوت کا دعویٰ کرے اب صرف کثرتِ مکالمہ باقی رہ گیا ہے اور

فَلَاتَہِیْجُ ھٰھُنَا غَیْرَۃُ اللّٰہِ وَلَاغَیْرَۃُ
رَسُوْلِہٖ - فَاِنِّیْ اُرَبّٰی تَحْتَ جَنَاحِ النَّبِیِّ
وَقَدَمِیْ ھٰذِہٖ تَحْتَ الْاَقْدَامِ النَّبَوِیَّۃ"
(اَلْاِسْتِفْتَاء (ضمیمہ حقیقۃ الوحی) ص۶۴-۶۵)

وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت
سے مشروط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے یہ مقام
صرف مصطفوی شعاعوں کے اتباع کے انوار
سے ملا ہے۔ اور میرا نام مجازی طریق پر۔

(یعنی بواسطہ اتباع نبوی) نبی رکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر (یعنی براہ راست طور پر نہیں) پس یہاں خدا تعالیٰ کی غیرت نہیں بھڑکتی اور نہ اس کے رسولؐ کی غیرت بھڑکتی ہے۔ میری تربیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پروں کے نیچے کی گئی ہے اور میرا قدم نبوی اقدام کے نیچے ہے۔

میرے دعوے کی نوعیّت

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوّت کا میرے نزدیک کفر ہے ...... اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے ...... ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور اُمّتی بھی تاکہ ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمّتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ وہ حضرت عیسیٰؑ جن کے دوبارہ آنے کے بارہ میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامن گیر ہے وہ اُمّتی کیونکر بن سکتے ہیں۔ کیا آسمان سے اُتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہونگے اور کیا اُس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے؟"

(مکتوب نوشتہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

مجھے یہ شرف محض آنحضرتؐ کی پیروی سے حاصل ہوا

"میں اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاقؑ سے اور اسمٰعیلؑ

سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی، ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اِس بنا پر میں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی اور میری نبوّت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوّت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوّتِ محمدیہ ہے جو مجھ پر ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظلّ ہوں اور اُمّتی ہوں اِس لئے آنجنابؐ کی اِس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔" (تجلّیاتِ الٰہیہ صہ ۲۴)

آنحضرتؐ کا روحانی افاضہ میرے شاملِ حال ہے

"میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شاملِ حال ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اِس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اُس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اِس طور سے خاتم النبیین کی مُہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلّی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔" (ایک غلطی کا ازالہ صہ ۱۰،۹)

میں نے جو کچھ پایا آنحضرتؐ کی پیروی سے پایا

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اُس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس کی پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۶۲)

ہر ایک روشنی ہم نے آنحضرتؐ کی پیروی سے پائی ہے

"آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امیؐ کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کی پیروی کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی!"

(سراج منیر صفحہ ۷۳)

مجھے ہر شرف آنحضرتؐ کی پیروی سے ملا ہے

"تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۲۳)

آنحضرتؐ کی سچی پیروی کے آثار

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کے آثار اور ثمرات ہر وقت پائے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ خدا جو ہمیشہ سے ناطق خدا ہے اپنا لذیذ کلام دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے اور قرآن شریف کے اعجاز کا ثبوت اس وقت بھی دے رہا ہے۔" (الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلّ ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اس وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں

"عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اُس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیّت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختمِ نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو، اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں، صرف ظلّ اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا"۔　(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

ہماری کامیابی آنحضرتؐ کی اتباع میں ہے

"مَیں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اِس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں، قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور اِن باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اِس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا"۔　(الحکم ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری

تمام عہدیداران انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ دس مقرر ہے۔ رپورٹ کارگذاری کے لئے مرکز نے ایک رپورٹ فارم چھپوا رکھا ہے جن مجالس میں یہ فارم نہ ہوں وہ حسبِ ضرورت دفتر ھذا سے منگوا لیں۔ عہدیداران کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ضرور اپنی رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں +

قائد عمومی
(انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

میری بعثت کی غرض یہی ہے کہ آنحضرتؐ کی عزت دنیا میں قائم ہو

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب . . . . . اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کروں ۔ میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصلی غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اس لئے کہ میں آپ کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں ۔ اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا افاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے ۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مہر لگ چکی ہے اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازے سے آ نہیں سکتا بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے''

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ میں چھپا ۔